"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان 1359 ھش — مارچ 1980ء

ایڈیٹر
نسیم سیفی

3
1980

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

امان ۱۳۵۹ ہش

(مارچ ۱۹۸۰ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" " (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

- ذکر حبیبؐ (اداریہ) ص۲
- اقوال و افعال ص۴
- اتحاد کا مسئلہ ص۴
- ذکر حبیبؐ ص۵
- کاروان اسلام ص۱۴
- شب زندہ دار (نظم) ص۱۸
- اسلامی معاشرہ اور ہماری ذمہ داریاں ص۱۹
- سچی معرفت اور سچا علم ص۲۰
- سنگاپور، ملیشیا اور سبا کا تربیتی دورہ ص۲۱
- اشتہارات ص۲۲

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۶ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۳

امان ۱۳۵۹ ہش

مارچ ۱۹۸۰ء

اداریہ

ذکرِ حبیبؐ ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر "ذکرِ حبیبؐ" کی پہلی قسط قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ کے موقع پر افتتاحی خطاب میں فرمایا تھا۔ کہ "حاضرین تقریروں کو سنیں بھی اور ان پر عمل بھی کریں"۔ حقیقت یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کی برکات کو سال بھر بلکہ زندگی کے تمام باقی سالوں میں جاری رکھنے کا یہی طریق ہے کہ تقریروں کو سنا بھی جائے اور ان پر عمل بھی کیا جائے۔ عمل کی بھی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو ایسی باتیں ہیں جن پر ہنگامی طور پر یا وقتی طور پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور دوسری قسم ان باتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ جو زندگی کو یکسر بدلنے کا باعث ہوتی ہیں۔ جو بنیادی فطرت میں رچ بس جاتی ہیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم پر اثر انداز رہتی ہیں۔ اور ہمیں ذرا ذرا سی کوشش کے ساتھ بلندیوں تک پہنچا دیتی ہیں۔

"ذکرِ حبیبؐ" ان دوسری قسم کی باتوں سے تعلق رکھنے والی تقریر ہے۔ یہ نہ صرف تقریر کو سراہنے سے تعلق رکھتی ہے اور نہ موضوعِ تقریر کی داد دینے سے متعلق ہے۔ بلکہ موضوعِ تقریر کے لفظ لفظ کو اپنی زندگی میں شامل کر کے اپنی زندگی کو بہتر بنانے سے متعلق ہے۔ اس تقریر میں کہی گئی ایک ایک بات پارس کا رنگ رکھتی ہے۔ یہ

ہمارا کام ہے کہ ہم اسے اپنائیں اور اپنی زندگیوں میں ایک خوش گوار و خوش آئند تبدیلی دیکھیں۔

یہ کون نہیں جانتا کہ تعلیم اپنی جگہ اپنے حسن سے متاثر کرتی ہے لیکن جب تعلیم دینے والا اس تعلیم کو واقعاتی طور پر اپنی زندگی پر وارد کر کے دکھاتا ہے تو یہ بات اس تعلیم کے لئے سونے پر سہاگہ کا کام کرتی ہے۔ ذکر حبیبؐ بھی کچھ اس قسم کی چیز ہے۔ یہ دنیا میں کوئی غیر معمولی بات نہیں کہ مہمانوں کی خاطر تواضع کرنی چاہیئے۔ لیکن جب ہمیں واقعاتی طور پر یہ پتہ چلتا ہے کہ کن حالات میں اور کس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مہمانوں کی خاطر تواضع کی تو یہ بات ایک نہ مٹنے والا اثر پیدا کرتی ہے۔ اور فوری طور پر ہمیں مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔

یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو یہ فرمایا تھا کہ تقریروں کو سنیں بھی اور ان پر عمل بھی کریں تو اس تقریر میں ساری باتیں ہی ایسی ہیں کہ وہ سنی بھی جائیں اور ان پر عمل بھی کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ذکر حبیب میں پیش کی جانے والی باتوں پر حقیقی اور معنی خیز رنگ میں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکی کی راہ

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ ۔ نیکی کی راہ دکھانے والا ایسا ہی ہے گویا وہ نیکی اس نے خود کی ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص نیکی کرے اور کسی اور کو بھی اس کی تلقین کرے یا اس کی طرف دیکھ کے کسی اور کو بھی نیکی کا خیال آئے اور وہ اس کو اختیار کرلے تو یہ ایسا ہی ہے کہ گویا اس پہلے شخص کو اپنی نیکی کا فائدہ ہوا۔ (جسے عام طور پر ثواب کے نام سے پکارا جاتا ہے) اور دوسرے شخص کے نیکی کرنے کا بھی اس کو فائدہ ہوا۔ (یعنی دوسرے کو بھی ورا سے بھی)

اس اصول کو ہم زندگی کے ہر شعبہ پر چسپاں کر سکتے ہیں۔ یہ سطور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارکنوں اور خاص طور پر مبلغین کرام کو مدنظر رکھ کر تحریر کی جا رہی ہیں، کہ آپ خدا تعالیٰ کی خاطر جو کام کرتے ہیں اس کی ایک جزا تو آپکو اپنے کام کی وجہ سے ملیگی ہی۔ اِنشَاءَ اللہ۔ لیکن اگر آپ کے کام کی تفصیل سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں چھپے اور آپ کے کام کو دیکھ کر کسی اور کے دل میں بھی اس کام کا جذبہ پیدا ہو جائے اور وہ بھی کام شروع کر دے تو یہ بات آپکی دوہری جزاء کا باعث بن جائے گی۔

یہ ہماری گذارش ہے کہ اپنے کام کی تفصیل سے احباب جماعت اور اپنے میدان میں دیگر کارکنوں کو آگاہ اور اپنی جزاء کے بڑھنے کا سامان پیدا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوال و افعال

(حافظ محمد لطیف صاحب "فکر و نظر" نومبر، دسمبر ۷۹ء، آئین)

اسلام بلاشبہ مکمل ضابطہ حیات اور ایک عالمگیر فلاحی نظام ہے جو ہر زمانہ، قوم، ملک، وطن اور اقوام کے لئے کامل راہِ نجات ہے۔ اس میں ہر مسئلہ کا حل اور مرض کا مداوا موجود ہے۔ لیکن افسوس کہ اس کو بروئے کار لانے کے لئے طبیب نہیں ملتا۔ جو اس کے استعمال سے اس بیمار قوم کو صحت یاب ہونے کی راہ دکھائے۔ اس پر اس وقت حکیمانِ مذاق کے بجائے عطائی حضرات اپنی دکانداری چمکا رہے ہیں۔ افسوس! وہ برسرِ اقتدار حضرات قومی وحدت کے نام سے ایک جماعتی معاشرہ کا راگ الاپ رہے ہیں۔ اسکی آڑ میں وہ ہر قسم کے اظہارِ اختلاف پر پہرے بٹھانے کے لئے ایٹی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ عوام کو اسلام کے قریب لانے کے بجائے اسلام سے دور کرنے کا باعث ہو رہے ہیں مکتبی رواداری کے حامل اور ہر قسم کے جبر و اکراہ سے پاک دین کو یک جماعتی معاشرہ کا حامی ثابت کر کے لوگوں میں اسلام کے بارے میں ذہنی انتشار پیدا کیا جا رہا ہے جو یقیناً اسلام کی خدمت نہیں بلکہ عداوت ہے۔

شرف الدین صاحب اصلاحی۔ مدیر "فکر و نظر" جنوری ۸۰ء

——— کے شمارہ میں ———

"مسلمانوں کی کمزوری کی بڑی وجہ ہمیشہ کی طرح آج بھی انکا باہمی نفاق اور افتراق ہے اور نفاق و افتراق نتیجہ ہے دین سے دوری کا"

اتحاد کا مسئلہ

"عصرِ حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہو؟" مولینا محمد تقی عثمانی کی تصنیف ہے۔ ترجمان القرآن (جنوری ۱۹۸۰ء) میں اس کتاب پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ تبصرہ نگار دیگر باتوں کے علاوہ لکھتے ہیں۔ "متفرقات میں پہنچ کر ایک مسئلہ ایسا سامنے آتا ہے کہ جو ہے بہت ہی سادہ اور جس سے بات کرو وہ اس کی شدید ضرورت محسوس کرتا ہے۔ مگر جتنے بھی حل بتائے جاتے ہیں ان کے مطابق کوئی عملی مثال پیدا نہیں ہوتی مسئلہ ہے اتحاد کا۔ اتحاد کے بغیر اسلام کا نفاذ قطعی طور پر ناقابلِ تصور ہے۔ مولینا محمد تقی عثمانی نے نمبر وار اس کے لئے جو عملی شرائط لکھی ہیں، ان سے بڑی حد تک اکتفاء کرتے ہوئے بھی میں یہی کہوں گا کہ ان خوبصورت اقوال پر کاربند کوئی بھی نہیں۔ اختلافی نزاعات میں شیطان نے مزہ ایسا بھر دیا ہے اور زجر و توبیخ اور طنز و تعریض کرنے سے گفتگو اتنی چٹ پٹی ہو جاتی ہے کہ مشکل ہی کوئی ذہین آدمی پر ہیز توڑے بغیر رہ سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے تلخ جذبات اور پست رجحانات کو اگلنے کیلئے مصنوعی احترام و انکسار کا ایک ایسا پیرایہ ایجاد کیا ہے کہ بسا اوقات وہ طنز و زجر سے بھی زیادہ چبھن پیدا کر دیتا ہے۔ عالمِ اسلام بڑی آزمائش سے گذر رہا ہے مگر بنیانِ مرصوص نہیں ہے۔ اتحاد کی کانفرنسیں ہو جائینگی مگر اختلاف اور معارضہ اسی طرح رہے گا۔ متحدہ محاذ میں بھی مختلف عناصر جمع ہو جائیں گے مگر ادھر ادھر بیٹھ کر اپنے ہی اتحادیوں کے بارے میں کہتے پھریں گے کہ وہ تو منافق ہیں ———

تحریک جدید کے ہر احمدی کو اپنے اور اپنے بچوں کے لئے روزانہ کم از کم دس منٹ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ اور اس کے معانی پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اس کی تعلیم کو پھیلانا چاہیئے۔ اور اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی اشاعت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی عزت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی محبت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور اس کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ اور اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی عزت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی محبت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور اس کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء

تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر

ذکرِ حبیبؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق میرا امسال کا مضمون گذشتہ دو سال کے مضامین کے تسلسل میں ہی ہے۔ یعنی حضور علیہ السلام کے بعض معجزات کا بیان۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ معجزہ کی تشریح اور معجزات کی اقسام کے متعلق اپنی مختلف تصانیف اور ملفوظات میں روشنی ڈالی ہے۔ جو میں گذشتہ سال بیان کر چکا ہوں۔ اس لئے بغیر کسی تمہید کے میں اپنا مضمون شروع کرتا ہوں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیرۃ المہدی میں حضور علیہ السلام کے اقتداری معجزات کے بیان میں ایک روایت میاں عبداللہ صاحب سنوری کی درج کی ہے۔ جس میں تحریر فرماتے ہیں میاں عبداللہ صاحب سنوری نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت مخلص اور بڑے قدیم صحابی تھے، مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند مہمانوں کی دعوت کی مگر عین اس وقت جب کہ کھانا کھانے کا وقت آیا، زیادہ مہمان آگئے اور مسجد مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت بیوی جی کو اندر کہلا بھیجا کہ اور مہمان آگئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ۔ اس پیغام کے جانے پر حضرت امّاں جان نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اندر بلوایا اور کہا کہ کھانا تو بہت تھوڑا ہے اور صرف ان چند مہمانوں کے مطابق پکوایا گیا تھا جن کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔ باقی کھانے کا تو کچھ پھنچ تان کر انتظام ہو جائے گا لیکن زردہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اس کا کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے زردہ بھجواتی ہی نہیں صرف باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے اطمینان کے ساتھ فرمایا کہ! گھبراؤ نہیں اور زردہ کا برتن میرے پاس لے آؤ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس برتن پر ایک رومال ڈھانک دیا اور رومال کے نیچے سے اپنا ہاتھ گذار کر اپنی انگلیاں چاولوں کے اندر داخل کر دیں اور پھر یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے کہ اب تم کھانا نکالو خدا برکت دے گا۔ میاں عبداللہ صاحب سنوری روایت کرتے ہیں کہ یہ کھانا سب نے کھایا اور سب سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔"

اس روایت کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ دلچسپ روایت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایسے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہمارے گھر میں بارہا ہوتے رہے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک لطیف واقعہ مثال کے طور پر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بہت تھوڑا پلاؤ پکایا جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہی کافی ہو سکتا تھا۔ مگر اس دن نواب محمد علی خان صاحب جو ہمارے ساتھ والے مکان میں رہتے تھے۔ وہ اور ان کے بیوی بچے وغیرہ سب ہمارے گھر آگئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ ان کو بھی کھانا کھلاؤ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا کہ چاول تو بالکل ہی تھوڑے ہیں کیونکہ میں نے یہ چاول صرف آپ کے لئے ہی تیار کروائے تھے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے چاولوں کے پاس آکر ان پر دم کیا اور مجھ سے فرمایا۔ "اب تم خدا کا نام لے کر ان چاولوں کو تقسیم کر دو۔" حضرت اماں جان فرماتی ہیں کہ ان چاولوں میں ایسی فوق العادت برکت پیدا ہوئی کہ نواب صاحب کے سارے گھر والوں نے یہ چاول کھائے اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کے گھروں میں بھی چاول بھجوائے گئے اور ان کے علاوہ کئی دوسرے لوگوں کو بھی دیئے گئے اور چونکہ وہ برکت والے چاول مشہور ہو گئے تھے اس لئے بہت سے لوگوں نے ہم سے آ آ کر چاول مانگے اور ہم نے سب کو تھوڑے تھوڑے تقسیم کئے اور خدا کے فضل سے وہ سب کے لئے کافی ہو گئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل۔ روایت نمبر ۱۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاعون کا نشان

اب میں ایک ایسے نشان کا ذکر کروں گا جو غیر معمولی شوکت کا حامل ہے۔ اور وہ ہے طاعون کا ملک میں پھیلنا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کی حفاظت کا وعدہ۔

۶ فروری ۱۸۹۸ء کو حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا کہ آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یک شنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالےٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوف ناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ۵-۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور علیہ السلام نے اپنی اس خواب کا ذکر کر کے لوگوں کو توجہ دلائی کہ ملک میں طاعون پھیلنے والا ہے اور اس کا علاج سوائے توبہ و استغفار کے اور کوئی نہیں۔

۱۹۰۱ء میں طاعون نے پنجاب اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں زور پکڑا اس پر حضور نے ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء کو ایک اشتہار "اشتہار طاعون" کے نام سے شائع کیا جس میں لوگوں کو اپنی اس پیشگوئی کا ذکر کر کے نیک تغیر پیدا کرنے پر زور دیا۔ مسیح وقت کی آواز پر کان نہ دھرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۰۲ء میں طاعون نے اس قدر زور پکڑا کہ چار دل طرف موتا موتی کا بازار گرم تھا۔ ایک ایک گھر میں بعض اوقات سارے کے سارے افراد طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ لاشیں گھروں میں پڑی سڑتی تھیں اور کوئی انہیں اٹھا کر دفن کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔

۱۹۰۲ء میں ہی حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب کشتی نوح شائع فرمائی۔ جس میں حضور علیہ السلام نے اپنے الہام انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ میں اسکو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔" (کشتی نوح حصہ تعلیم)

پھر فرماتے ہیں!

"خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے مت دلگیر ہو۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشتِ خار

یہ وہ زمانہ تھا کہ جماعت کافی پھیل چکی تھی اور ملک کے بہت سے ان شہروں، قصبوں اور دیہات میں بھی جہاں طاعون کا بہت زور تھا جماعت کے افراد رہائش رکھتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت کے افراد کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھا۔ اور غیر از جماعت احباب کی ایک کثیر تعداد اس نشان کو دیکھ کر جماعت میں داخل ہوئی۔ قادیان میں بھی طاعون کے چند کیس ہوئے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ انہی دنوں مولوی محمد علی صاحب جو رسالہ ریویو کے ایڈیٹر تھے ایسے شدید بخار سے بیمار ہوئے کہ گھبرا کر انہوں نے یہ سمجھا کہ انہیں طاعون ہو گیا ہے اس وقت وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چوبارہ میں رہتے تھے جو مسجد مبارک سے متصل ہے اور جس کی ایک کھڑکی مسجد مبارک کی طرف کھلتی ہے میں کھڑکی کے باہر بیٹھا تھا جب کہ انہوں نے وصیت کرنا شروع کی۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کی نبض دیکھی۔ بخار بہت تیز تھا۔ جو ۱۰۵ درجہ سے زیادہ ہوگا۔ اس وقت اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر کے دروازہ کے راستے کمرہ میں آ گئے اور چارپائی کے پاس کرسی پر بیٹھ گئے اور مولوی محمد علی صاحب کا بازو اپنے ہاتھ سے پکڑا اور نبض پر اپنی انگلیاں رکھ کر فرمایا کہ آپ کو تو کوئی بخار نہیں۔ اگر آپ کو طاعون ہو جائے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے۔ میں نے بھی پھر اپنا ہاتھ بڑھایا اور نبض دیکھی تو فی الواقعہ کوئی بخار نہ تھا

یہ حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی قوت کا ایک نشان تھا جو میں نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا۔

(الفضل ۴ر جنوری ۱۹۴۴ء)

حضور علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی کے مطابق طاعون کے پھیلنے اور جماعت کے اس سے محفوظ رہنے کے متعلق فرمایا:-

"یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔"

(اشتہار ناظرین کی توجہ کے لائق)

اُن میں حضور علیہ السلام کے جلالی معجزات میں سے چند ایک بیان کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک الہام جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا"

کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"پس اس الہامی عبارت میں خدا نے جو یہ فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا، یہ وہی چمکار ہے جو کوہِ طور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور اس سے مراد جلالی معجزات ہیں۔"

پہلے تو میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی دو روایات بیان کروں گا۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدائی الہام پر کس قدر بھروسہ اور خدائی نصرت پر کتنا اعتماد تھا

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں گورداسپور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مولوی کرم دین ساکن بھیں کی طرف سے ایک طولانی مقدمہ چل رہا تھا اور کھدر پوش ہندو مجسٹریٹ مقدمہ کو لمبا کر کے اور قریب قریب کی تاریخیں ڈال ڈال کر حضرت مسیح موعودؑ کو تنگ کر رہا تھا۔ اور افواہ گرم تھی کہ وہ بزعم خود پنڈت لیکھرام کے قتل کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ ایک دن اس نے بھری عدالت میں حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا کہ کیا خدا کی طرف سے آپ کو کوئی ایسا الہام

ہوا ہے کہ "انی مہین من اراد اھانتک"
یعنی میں اس شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت
کا ارادہ کرتا ہے۔
آپ نے بڑے وقار کے ساتھ فرمایا:۔
"ہاں یہ میرا الہام ہے اور خدا کا کلام
اور خدا کا مجھ سے یہی وعدہ ہے کہ جو
شخص مجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا
وہ خود ذلیل کیا جائے گا۔"
مجسٹریٹ نے کہا۔ "اگر میں آپ کی ہتک کروں
تو پھر۔" آپ نے اسی وقار کے ساتھ فرمایا:۔
"خواہ کوئی کرے وہ ذلیل کیا جائیگا۔"
مجسٹریٹ نے آپ کو مرعوب کرنے کی غرض سے دو تین دفعہ
یہی سوال دہرایا اور آپ ہر دفعہ جلالی انداز میں یہی جواب
دیتے گئے کہ "خواہ کوئی کرے۔" اس پر مجسٹریٹ حیران
اور مرعوب ہو کر خاموش ہو گیا۔

(اصحاب احمد جلد ۴ روایت ۲۹)

دوسرا جلالی نوعیت سے تعلق رکھنے والا واقعہ
بھی اسی عدالت کا ہے۔

مسٹر چندو لعل مجسٹریٹ نے ایک دن عدالت
میں لوگوں کا زیادہ ہجوم دیکھ کر عدالت کے کمرے
سے باہر کھلے میدان میں عدالت کی کارروائی شروع کی
اور نہ معلوم کس خیال سے عدالت کی کارروائی کے
دوران ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ
آپ کو نشان نمائی کا دعویٰ ہے؟۔ حضرت مسیح موعود

نے جواب میں فرمایا:۔
"ہاں خدا میرے ہاتھ پر نشان ظاہر فرماتا ہے۔"
مجسٹریٹ کے سوال میں طعن اور استہزاء کا رنگ تھا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جواب دیکر تھوڑی
دیر سکوت فرمایا۔ گویا خدا کی طرف توجہ فرما رہے
ہیں۔ اور اس کی نصرت کے طالب ہو رہے ہیں اور
پھر بڑے جوش اور غیرت کے ساتھ فرمایا:۔
"جو نشان آپ چاہیں، میں اس وقت
دکھا سکتا ہوں۔"
مجسٹریٹ حضورؑ کا یہ جواب سن کر سناٹے میں آ گیا
اور اسے سامنے سے کسی مزید سوال کی جرأت نہیں ہوئی
اور حاضرین پر بھی اس کا خاص اثر ہوا۔ افسوس ہے
کہ مجسٹریٹ کو اس موقعہ پر بات شروع کر کے اسے آگے
چلانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اور نہ اس نے از خود نشان
نمائی کا ذکر چھیڑنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے جلالی جواب پر نشان طلبی کی جرأت کی ورنہ نہ معلوم
دنیا کتنا عظیم الشان نشان دیکھتی۔

(چار تقریریں)

حضور علیہ السلام کے جلالی معجزات کے ذکر میں
ایک اور روایت جو حضور علیہ السلام کے خدائی نصرت
اور حفاظت پر یقین کامل کی آئینہ دار ہے۔ حضرت مولوی
سید سرور شاہ کی بیان کردہ ہے۔ حضرت مولوی
سید سرور شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"آپ کا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
ایک مقدمہ گورداسپور میں پیش ہونے والا تھا۔ آپ نے

مجھے ضروری انتظام کے لئے ایک دن پہلے بھیج دیا۔
مجھے وہاں معلوم ہوا کہ آریوں نے ایک پرائیویٹ
میٹنگ میں مجسٹریٹ پر زور دیا ہے کہ یہ شخص ہمارے
ایک لیڈر کا قاتل ہے۔ (یہ لیکھرام کے قتل کی طرف
اشارہ ہے۔ اسکی تفصیل میں گذشتہ سال بیان کر چکا
ہوں) اس کو ضرور سزا دو۔ شکار پھنسا ہوا ہے
جانے نہ پائے۔ اور اس نے وعدہ بھی کر دیا ہے کہ
وہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے گا۔ اور یہ بات عام مشہور
ہو چکی تھی کہ مرزا صاحب کو حوالات میں بھیج دیا جائیگا
خواہ ایک دن کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرے دن
حضور خود گورداسپور پہنچ گئے۔ میں نے تمام واقعات
من وعن بیان کر دیئے۔ جس وقت میں بیان کر رہا
تھا، حضور لیٹے ہوئے تھے۔ یہ بات سن کر اٹھ
بیٹھے اور اس وقت حضور کی آنکھوں میں خاص بات
تھی جو میں نے کبھی کسی انسان کی آنکھ میں نہیں دیکھی
آپ نے فرمایا:۔

"وہ کہتے ہیں شکار پھنسا ہوا ہے،
مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ شیر کا شکار ہے
اور شیر بھی خدا کا۔ وہ ہاتھ ڈالیں
گے تو ان کو معلوم ہوگا۔ میں نے تو
اپنے ہاتھ خدا کے ہاتھ میں دیئے ہوئے
ہیں اور کہہ دیا ہے کہ میں تیری راہ
میں ہتھکڑیاں پہننے کو بھی تیار ہوں مگر
میں کیا کروں، وہ کہتا ہے کہ تو بری
ہوگا اور میں یقیناً بری ہو جاؤں گا۔"

اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ایسا ہی ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بحوالہ الفضل ۱۰/۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا معاملہ ہر شخص سے بقدر تعلق ہوتا ہے۔ اور گو محبوبین الٰہی پر مصائب بھی پڑتے ہیں مگر نصرت الٰہی نمایاں طور پر ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور غیرت الٰہی ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتی کہ ان کو ذلیل و رسوا کرے اور اس کی محبت گوارا نہیں کرتی کہ ان کا نام دنیا سے مٹا دے۔ اور کرامات کی اصل بھی یہی ہے کہ جب انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کا ہو جاتا ہے اور اس میں اور اس کے رب میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور وہ وفا اور صدق کے ان تمام مراتب کو پورے کر کے دکھلاتا ہے۔ جو حجاب سوز ہیں، تب وہ خدا کا اور اس کی قدرتوں کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ طرح طرح کے نشان اس کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ جو بعض بطور دفع شر ہوتے ہیں اور بعض بطور اضافہ خیر اور بعض اس کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں اور بعض اس کے اہل و عیال کے متعلق اور بعض اسکے اہل وطن کے متعلق اور بعض عالمگیر اور بعض زمین سے اور بعض آسمان سے،

غرض کوئی نشان ایسا نہیں ہوتا جو اس کے
لئے دکھلایا نہیں جاتا۔ اور یہ مرحلہ دقت
طلب نہیں اور کسی بحث کی اس جگہ ضرورت
نہیں کیونکہ اگر درحقیقت کسی شخص کو یہ تیسرا
درجہ نصیب ہو گیا ہے جو بیان ہو چکا ہے
(اس تیسرے درجہ کے متعلق حضور علیہ السلام
نے اپنی اس تصنیف میں دوسری جگہ تحریر
فرمایا ہے کہ "اس حالت کا نام حق الیقین
ہے۔" اور یہ مرتبہ محض کامل افراد کو حاصل
ہوتا ہے۔ جو تجلیات الٰہیہ کے حلقہ کے
اندر داخل ہو جاتے ہیں) تو دنیا ہرگز
اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہر ایک جو
اس پر گرے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔
اور جس پر وہ گرے گا اس کو ریزہ ریزہ
کر دے گا۔ کیونکہ اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ
اور اس کا منہ خدا کا منہ ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۵)

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک اور واقعہ جو حضور
علیہ السلام کے اس فقرہ یعنی "خدا تعالیٰ کا معاملہ ہر
ایک شخص سے بقدر تعلق ہوتا ہے" کی بھی وضاحت کر
دیتا ہے اور جس میں خدائی تائید و نصرت کا عجیب و غریب
جلوہ نظر آتا ہے۔ درج ذیل ہے۔

حضرت مولوی نعمانی صاحب بیان فرماتے تھے
کہ ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ کے بعد واپسی پر خواجہ کمال الدین
صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے کیلئے مسجد مبارک میں
آئے۔ حسن اتفاق سے میں بھی اس وقت حاضر خدمت ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے جو سعد اللہ لدھیانوی
کے متعلق حقیقۃ الوحی کے حاشیے پر بڑی تحدی سے لکھا ہے
کہ اس کا بیٹا جو بائیس سال کا ہو چکا ہے وہ نامرد ہے۔ حضور
اس حاشیہ کو کاٹ ڈالیں کیونکہ اگر سعد اللہ نے مقدمہ کر دیا
تو پھر اس کے بیٹے کا نامرد ثابت کرنا مشکل ہو گا۔ حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ "میں نے خدا تعالیٰ کی مرضی سے لکھا ہے میں اس
کو نہیں کاٹوں گا۔" خواجہ صاحب نے کہا کہ حضور نے یہ کوئی
الہام سے تو نہیں لکھا۔ حضور نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی سنت میرے ساتھ یوں
ہے کہ جو اس کے منشاء کے برخلاف ہو
اس سے وہ مجھے روک دیتا ہے۔ اس
حاشیہ کے لکھنے سے اس نے مجھے روکا نہیں
لہٰذا اس کی منشاء اور مرضی ہے۔"

خواجہ صاحب نے پھر کہا۔ حضور مجھے تو بہت ہی گھبراہٹ
رہے گی جب تک آپ اس کو کاٹیں نہیں۔ حضور علیہ السلام
نے مسکراتے ہوئے جواب میں فرمایا:۔

"اگر سعد اللہ مقدمہ کرے گا تو ہم اقرار
کرتے ہیں کہ ہم آپ کو وکیل نہیں بنائیں گے۔"

اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ لیکن خواجہ صاحب کے جانے
کے بعد تیسرے دن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
بمعہ خدام سیر کو تشریف لے جا رہے تھے تو مولوی محمد علی
صاحب نے حضور سے عرض کی کہ خواجہ صاحب کا لاہور سے
خط آیا ہے کہ رات مجھے نیند نہیں آئی، اگر سعد اللہ نے
دعویٰ کر دیا تو پھر اس کو ثابت کرنا مشکل ہے۔ (ذکر حبیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس گویا حضرت صاحب اس حاشیہ کو کاٹ ڈالیں یا پھر سعد اللہ مر جائے۔ حضور علیہ السلام نے سُن کر فرمایا:۔

"اور کوئی تعجب نہیں کہ سعد اللہ جلد ہی مر جائے۔"

دوسرے روز جب حضورؑ سیر کے لئے تشریف لائے تو سیڑھیوں پر سے اترتے ہی مجھے فرمایا۔ "مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ) کو بلا لاؤ۔ راستہ میں فرمایا:۔

آج مجھے الہام ہوا ہے۔

رُبَّ اَغْبَرَ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

جس کا ترجمہ یہ ہے

بہت سے خدا کے بندے غبار آلود جسم والے، پراگندہ بالوں والے جن کو دروازہ سے دھکے پڑتے ہیں۔ لوگوں کی نظر میں معمولی ہیں لیکن خدا کے نزدیک ان کا اتنا رتبہ ہے کہ ان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو خدا پوری کر دیتا ہے۔

اپنے اس الہام کے متعلق فرمایا:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعد اللہ کی موت کے متعلق ہے جو کل ہم نے بیان کیا تھا۔"

اس سے اگلے دن حضور علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لائے تو خاکسار کو ہی مولوی نور الدین صاحب کو بلانے کے لئے بھیجا۔ جب آپ نے فرمایا:۔

"رات جو لدھیانہ سے تار آیا ہے اس میں مولوی سعد اللہ کی موت کا ذکر ہے۔ جو اس کو طاعون ہو کر واقع ہوئی۔"

پھر مولوی محمد علی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"مولوی صاحب! خواجہ صاحب کو لکھ دیں کہ آپ تو کہتے تھے کہ اس حاشیہ کو کاٹ ڈالو، لیکن اب تو اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کچھ اور لکھوانا چاہتا ہے۔"

(اصحاب احمد جلد دہم ۲۶۵/۲۶۴)

حضور علیہ السلام کی روحانی قوت کے بے شمار نشانات دنیا نے دیکھے۔ اس مختصر صحبت میں تو چند ایک گاہی ذکر کیا جا سکتا ہے۔

(۱)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے جس میں فرماتے ہیں کہ "اس زمانے کے اعتقاد کے موجب کہ دل کی بات اہل اللہ بتا دیا کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں سوچا کہ نمازیں وساوس کس طرح دور ہو سکتے ہیں، میرے دل میں اس خیال کا آنا تھا کہ تقریر کرتے کرتے حضور نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"ایاک نعبد کی تکرار ہے۔"

اور پھر اپنی تقریر جاری رکھی۔" (اصحاب احمد جلد ۲ ص۵)

(۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے اپنا ایک اور واقعہ بھی بیان فرمایا۔ فرماتے ہیں :-

جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد لدھیانہ میں ٹھہرا ہوا تھا تو ایک صوفی منش آدمی نے چند سوالات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "کیا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کروا سکتے ہیں۔؟" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب میں فرمایا۔ "اس کے لئے مناسب شرط ہے"۔ اور پھر میری طرف منہ کر کے فرمایا! "یا جس پر خدا کا فضل ہو جائے"۔ حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اسی رات مجھے خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی

(اصحاب احمد جلد ۲ صـ ۹۳)

اس جگہ اپنے اصل مضمون سے ذرا ہٹ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک نوٹ جو آپ نے منشی ظفر احمد صاحب کی اسی روایت کے بیان کے بعد دیا ہے۔ خاص طور پر جماعت کے نوجوانوں کو سنانا چاہتا ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"وہ برگزیدہ لوگ جنہوں نے اس قسم کے نشانات مشاہدہ کئے اور اس قسم کے نظارے دیکھے۔ خدا کے فضل سے کسی آزمائش اور کسی امتحان کے وقت لغزش نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ وہ بات جو دوسروں کے لئے محض شنید ہے وہ ان لوگوں کے لئے دید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے منشی ظفر احمد صاحب کی پہلی ملاقات غالباً ۱۸۸۳ء میں ہوئی۔ اور فوت اگست ۱۹۴۱ء میں ہوئے۔ یہ تقریباً ساٹھ سال کا زمانہ بنتا ہے۔ اس طویل عرصہ میں مرحوم کا ہر قدم ایمان اور اخلاص اور محبت اور قربانی میں مسلسل بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا اور کبھی کوئی لغزش نہیں آئی۔ حالانکہ اس زمانہ میں خدائی سنت کے مطابق احمدیہ جماعت پر مصائب کے زلزلے بھی آئے۔ حوادث کی آندھیاں بھی چلیں۔ ابتلاؤں کے طوفانوں نے بھی اپنا زور دکھایا۔ مگر یہ خدا کا بندہ آگے ہی آگے قدم اٹھاتا چلا گیا۔ اور بالآخر سب کچھ دیکھ کر اور سارے عجائبات قدرت کا نظارہ کر کے اپنے محبوب آقا کے قدموں میں پہنچ گیا۔ اور یہ بات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے ساتھ ہی خاص نہیں تھی بلکہ جس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح صحبت اٹھائی اور خدائی نشانات دیکھے اور ایمان کی حلاوت کا حقیقی مزہ چکھا، وہ حق و صداقت کی ایک آہنی دیوار بن گیا۔ جسے کوئی زلزلہ اپنی جگہ سے ہلانے اور گرانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ کاش جماعت کی آئندہ نسلیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ والا ورثہ پائیں۔ اور خدا کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور اس کی رضا کے رستہ پر گامزن ہوں۔ تاکہ صحابہ کے ایک لمبے سلسلہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی ورثہ قیامت تک چلا جائے۔"

باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

عطاء المجیب صاحب راشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

جاپان میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں یہ سہولت ہے کہ ملکی قانون میں مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس لئے ملکی قانون اور شخصی آزادی میں مداخلت کئے بغیر کسی بھی طریق سے تبلیغ کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کوشش کی جاتی ہے کہ تبلیغِ اسلام کے کسی موقع کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ تبلیغ اسلام کی مختلف صورتوں اور ذرائع کا مختصر تذکرہ درجِ ذیل ہے۔

ان دنوں ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات و رسائل میں اسلام کا تذکرہ بہت کثرت سے ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں غلط امور کی اشاعت بھی ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں قرآن مجید کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا مجموعہ بتایا گیا۔ مشن کی طرف سے فوری رابطہ کیا گیا اور ٹیلی ویژن والوں نے اپنی غلطی پر معذرت کرتے ہوئے تصحیح نشر کی۔ اس کی تفصیل الفضل میں چھپ چکی ہے اسی طرح اخبارات میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کثرت سے خطوط شائع ہوئے جن میں مختلف امور کے بارہ میں اسلامی صحیح نظریات کی وضاحت کی گئی۔ اخبارات کے قارئین کا حلقہ چونکہ بہت وسیع اور متنوع ہوتا ہے اس لئے نتائج کے اعتبار سے یہ خدمت بہت موثر اور دوررس نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ ان خطوط کے سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اسلام کے بارہ میں سختی اور تشدد کا تاثر دینے والی خبریں اور نوٹ کثرت سے اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔ اس لئے متعدد خطوط میں اس پہلو پر روشنی ڈالنے کا موقع ملتا رہا کہ اسلام میں سختی اور تشدد نہیں۔ اسلام میں ہر جرم پر سخت تعزیر نہیں، نیز مرتد کی کوئی دنیاوی سزا نہیں وغیرہ۔ اسلامی مزاؤں کے بارہ میں غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ایک سوسائٹی میں تقریر کا بھی انتظام کروایا گیا۔ ایک دوسرے موقع پر خاکسار نے مذہب کی ضرورت اور افادیت کے موضوع پر تقریر کی۔

جاپان کے مختلف علاقوں میں تبلیغِ اسلام کی غرض سے سفر اختیار کرنے کا موقع ملا۔ HAKKAIDO جو جاپان کے شمال میں تیسرے نمبر کا بڑا جزیرہ ہے۔ اس میں پہلی بار جانے کا موقع ملا۔ تین چار روز اس جزیرہ کے مختلف علاقوں میں لٹریچر تقسیم کرنے اور لوگوں سے زبانی بات چیت کا موقع ملا۔ دوسرا تبلیغی سفر FUKUSHIMA کے علاقہ میں تھا۔ ایک جاپانی دوست میرے ہمراہ تھے۔ جا بجا لٹریچر تقسیم کیا اور زبانی بات چیت کی۔ تیسرا اہم سفر AOMORI کے علاقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تھا۔ اس علاقہ میں جانے کا پہلا موقع تھا اور اس کی صورت حضرت مسیح علیہ السلام کی مدعومہ قبر کی تحقیق کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ جو اس علاقہ میں بتائی جاتی ہے۔ اس علاقہ میں بڑی کثرت سے لٹریچر تقسیم کرنے اور جا بجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دینے کی ایمان افروز سعادت نصیب ہوئی۔ ایک روز خاص طور پر AOMORI سٹیشن پر مسلسل کئی گھنٹے لٹریچر تقسیم کرنے کا موقع ملا۔

لٹریچر کی تقسیم تبلیغ اسلام کا سب سے وسیع میدان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاپانی زبان میں کچھ لٹریچر تیار ہو گیا ہے۔ اس سال WHY I BELIEVE IN ISLAM کا جاپانی ترجمہ شائع کرنے کا موقع ملا۔ اس طرح ایک دو ورقہ اسلام کے بارہ میں شائع کیا گیا۔ علاوہ ازیں "ہمارے عقائد" کے عنوان سے نیز رنگ کا ایک دو ورقہ بھی شائع کیا گیا۔ نیز اسلام اور احمدیت کے تعارف کے سلسلہ میں پہلے سے شائع شدہ پمفلٹ دوبارہ ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ ۱۹۸۰ء کا جیبی کیلنڈر بھی انگریزی اور جاپانی میں شائع کیا گیا ہے۔

لٹریچر کی تقسیم کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مختلف سٹیشنوں سے باہر مناسب جگہ پر کھڑے ہو کر ایک ایک پمفلٹ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ عام طور پر چونکہ جاپانی لوگ اس قسم کے اشتہارات تقسیم کرتے ہیں۔ اس لئے غیر ملکی کو یہ کام کرتے دیکھ کر لوگوں کے چہروں پر حیرت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ بعض تو اس حیرت کی وجہ سے خوشی سے لیتے ہیں، بعض اس فکر میں پڑ جاتے ہیں کہ اشتہار غالباً انگریزی میں ہوگا چنانچہ بعض موقعوں پر انہیں بتانا پڑتا ہے کہ یہ جاپانی زبان میں ہے۔ اس پر وہ خوش ہو کر لے لیتے ہیں۔ عام طور پر لوگ پمفلٹ لیکر خاموشی سے چلے جاتے ہیں۔ اور بعد میں تسلی سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ اسی وقت سرسری سا دیکھ کر زبانی گفتگو شروع کر دیتے ہیں یہ بات چیت بعض اوقات کئی کئی گھنٹے چلتی رہتی ہے اور مستقل تعلق کی ابتداء بن جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جاپانی لوگ ہمارے پمفلٹ لینے سے انکار کر دیتے ہیں اس کی وجہ مذہب سے بے رغبتی ہے۔ جو عمومی طور پر ان لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے دوش بدوش ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ہماری جدّوجہد میں بڑی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔

جاپانیوں میں ایک بات یہ ہے کہ وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی وہی کام کرنے کے بہت عادی ہیں۔ چنانچہ لٹریچر کی تقسیم کے وقت کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص انکار کرے تو اس کے معاً بعد آنے والا بھی اس خیال سے انکار ہی کر دیتا ہے کہ پہلے شخص نے انکار کیا ہے۔ اور اس صورتحال کا اچھا پہلو یہ ہے کہ جب ایک شخص ہاتھ بڑھا کر پمفلٹ لینے کی ہمت کر لے تو پھر اس کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی بڑے شوق سے ہمارا لٹریچر وصول کرتے ہیں۔ الغرض لٹریچر کی تقسیم ایک بہت ہی دلچسپ اور مفید ذریعہ تبلیغ ہے۔ اور پھر مختلف اطراف و جوانب سے آئے ہوئے لوگوں میں پیغامِ حق پھیل جانے کی صورت میسّر آجاتی ہے۔

دستی تقسیم کے علاوہ ڈاک کے ذریعہ بھی لٹریچر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طالبانِ حق کو بھجوایا جاتا ہے۔ ایک نئی سکیم یہ جاری کی ہے کہ ملک کی تمام اہم لائبریریوں میں جماعت کی طرف سے اسلامی لٹریچر رکھوایا جائے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں ملک کی سب سے بڑی قومی لائبریری جس کا نام (NATIONAL DIET LIBRARY) ہے۔ اس میں جماعت کی طرف سے ۵۰ کتب رکھوائی گئی ہیں۔ مزید لائبریریوں سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔

عیدین کی تقاریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے اہتمام سے منائی جاتی ہیں۔ ہر عید پر زیرِ تبلیغ جاپانی دوست زائر کے طور پر شرکت کرتے ہیں۔ امسال عید الاضحیہ کے موقع پر پہلی بار ایک باقاعدہ "عید استقبالیہ" کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں جاپانی احمدی دوستوں کے علاوہ خاکسار نے اسلام کے بارہ میں جاپانی زبان میں تقاریر کیں۔ اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے یہ مجلس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاپان کے تیسرے نمبر کے بڑے شہر (YOKOHAMA) میں اسلام و احمدیت کا ایک نیا مرکز جاری کرنے کی توفیق ملی۔ مرکز سے مکرم مقصود احمد صاحب منیب کے بطور مبلغ یہاں تشریف لانے پر مرکز کی اجازت سے اس نئے مرکز کا آغاز کیا گیا ہے۔

جو مزید تبلیغی پروگرام اس وقت زیرِ تجویز ہیں ان میں جاپان سے ایک مختصر رسالہ کا اجراء ہے اس کے علاوہ فروری یا مارچ میں قرآنِ مجید کے بارہ میں لٹریچر کی نمائش منعقد کرنے کا پروگرام ہے۔ اسی طرح جاپان میں رہائش رکھنے والے غیر ملکیوں کی خدمت میں بذریعہ ڈاک انگریزی میں لٹریچر بھجوانے اور انہیں اسلام سے آگاہ کرنے کی ایک سکیم بھی زیرِ تجویز ہے۔ نیز ایک باقاعدہ نظام کے مطابق مستقل طور پر بذریعہ ڈاک جاپانی لٹریچر کی تقسیم کا منصوبہ بھی بنایا جا رہا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو برکتوں سے نوازے اور قبول فرماتے ہوئے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ تا اس ملک میں صحیح اسلام جلد از جلد پھیل جائے اور سرزمینِ جاپان اسلام کے نور سے منوّر ہو جائے۔ آمین

برطانیہ میں تربیتی کلاس

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے مسجد فضل لنڈن میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاس کی روئیداد تحریر کرتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کلاس کے انعقاد کے موقع پر مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا تھا:-

"آپ کی مرسلہ تربیتی کلاس کا پروگرام ملا۔ اللہ تعالیٰ یہ کلاس ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین"

پہلا اجلاس محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن و مبلغ انچارج احمدیہ جماعت برطانیہ کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں تربیتی کلاس

کے تین مقاصد کی طرف توجہ دلائی - اوّل :- باہمی تعاون۔
دوم :- معلومات دینیہ میں ترقی اور سوم :- نظام جماعت اور
اس کے تقاضوں کا علم حاصل کرنا۔

پروگرام میں قرآن مجید، حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسلامی فقہ، تاریخ اسلام و احمدیت اور موازنۂ مذاہب شامل
تھے۔ سوال و جواب کے دوران خاصی دلچسپی کا اظہار
ہوتا رہا۔ جس سے اس تربیتی کلاس کی کامیابی کا اندازہ
ہوتا ہے۔

مبارک احمد صاحب ساقی انتظامیہ کمیٹی کے نگران تھے
اور متعدد دوستوں نے ان کے ساتھ مل کر تمام طلباء کو
دلجمعی کے ساتھ علم حاصل کرنے کی جملہ سہولتیں مہیا کیں۔

اس کلاس میں پندرہ جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت
کی۔ کل طلباء کی تعداد ۵۰ تھی اور وہاں کے حالات کے پیش نظر
منتظمین کا خیال تھا کہ اس سے نصف کے قریب بھی آجائے تو
حاضری کافی سمجھی جاتی ؂

سیر الیون سے

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر
اور مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی
نے اپنے اپنے علاقوں میں منعقد کی گئی علاقائی کانفرنسوں
کی رپورٹیں مرکز میں ارسال کی ہیں۔ یہ رپورٹیں انشاء اللہ
عنقریب قارئین کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

ماہنامہ تحریک جدید کی اہم اغراض میں سے ایک
غرض یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں سلسلہ کے کارکنان کی
کارگذاری سے احباب جماعت کو آگاہ کیا جاسکے۔ یہ ماہنامہ
وکالت تبشیر کے شعبہ تصنیف کی پبلیکیشن ہے ؂

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار - کیل - چیل - پٹرتل کیلئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳ - فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ تربیتی رپورٹ از صفحہ ۱۶)

یکم جنوری ۸۰ء کو بس کے ذریعہ پانو مک بندرگاہ کی
طرف روانہ ہوئے۔ کچی اور خراب سڑک کی وجہ سے ہم اس
بندرگاہ میں دو بجے بعد دوپہر پہنچے۔ اس بندرگاہ سے
ہاورکرافٹ کے ذریعہ لابوہان کی طرف روانہ ہوئے اور
ٹھیک پانچ بجے شام لابوہان کی بندرگاہ میں پہنچے۔ یہاں کے
احباب نے ہوٹل میں ہمارے قیام کا انتظام کیا۔ اور قیام کے موقع
پر ہم جناب مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے مقبرہ پر گئے اور
وہاں پر اجتماعی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں
اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین

یہاں سے روانہ ہو کر ہم سنڈیکم شہر پہنچے۔ یہاں پر ۲۰ احباب
جماعت رہتے ہیں۔ یہاں پر دس دن قیام کیا۔ خدا کے فضل و کرم
سے یہاں چھ احباب جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شبِ زندہ دار

پروردۂ تخیّلِ زندان و دار ہے
دِل ہے کہ ہر فریبِ پہ جاں سے نثار ہے

آنسو ٹپک پڑے تو دِل مُردہ جی اُٹھا
شبنم کی آگ وجہِ فروغِ بہار ہے

مانا کہ تیرے ہاتھ میں ہے اقتدار آج
لیکن اِس اقتدار کا کیا اعتبار ہے

شانہ بشانہ وقت چلا ہے کسی کے ساتھ؟
تم کون ہو کہ تم کو یہی انتظار ہے

سونپا ہے جس نے آپکو اپنے پہ اختیار
سارے جہاں سے بڑھ کے وہ بااختیار ہے

اُن کے نقوشِ پا ہی تو منزل کی ہیں دلیل
اُن کے نقوشِ پا ہی پہ دار و مدار ہے

ہے اُن کا ذِکر سانس کے رشتے سے منسلک
اُن کے خیال ہی پہ مرا انحصار ہے

رہنے بھی دو نسیم کی خوابیدگی کا حال
میں اُس کو جانتا ہوں وہ شب زندہ دار ہے

شیخ سیفی

اسلامی معاشرہ اور ہماری ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں احبابِ جماعت سے گفتگو فرماتے ہوئے انہیں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ سادہ زندگی بسر کرنی چاہیئے اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ۔ کے بعد اس کے معنی پر روشنی ڈالی۔ یہ الفاظ قرآن مجید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

"اگر جماعتیں تکلف میں نہ پڑیں اور یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ جب تک کھانا کھلانے کا انتظام نہ ہوگا، جلسے یا اجتماع نہیں کریں گے۔ یا یہ کہ مدعوئین کو کھانا نہ دیا گیا تو ناک کٹ جائے گی۔ کھانا کھلانے کا بوجھ نہ ہو تو شہر شہر اور گاؤں گاؤں جماعت جلسے کروا سکتی ہے۔"

اسی طرح کراچی ہی میں حضور نے فرمایا کہ آپ کراچی کے نوجوانوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ یہ ذمہ داریاں علمی، اعتقادی اور عملی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ علمی طور پر وہ آگے نکلنے والے ہوں۔ اعتقادی طور پر ان میں بد اعتقادی اور بدعات شامل نہ ہوں اور عملاً وہ اسلامی تعلیم کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے والے ہوں۔ وہ ہر ایک سے پیار کریں۔ نوعِ انسان کے دکھوں کو دور کرنے والے ہوں اور ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کریں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ "دنیا میں منصوبے بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں۔ مگر قرآن کریم نے بار بار اعلان کیا ہے کہ کوئی انسان جو چاہے کرے، خدا تعالیٰ کے منصوبوں کو وہ ناکام نہیں بنا سکتا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اطفال اور خدام کے لئے آسان اور سلیس زبان میں چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے جائیں۔ جن میں بتایا جائے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کرامؓ سے محبت اور الفت کا کیسا پیارا سلوک تھا۔ اور خود صحابہ کرامؓ وفا شعاری اور صدق کا کیسا عمدہ نمونہ پیش کرتے تھے۔ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ انہیں کتنا عشق تھا۔ ہر قسم کے دکھوں اور اذیتوں میں بھی ان کی زبانوں پر احد احد" خدا ایک ہے" کا کلمہ جاری رہا۔ ایسے واقعات بچوں اور نوجوانوں کے سامنے آنے چاہئیں۔ ساری دنیا نے اسلام کے ذریعہ امت واحدہ بننا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ واقعات اکٹھے ہونے چاہئیں۔

مزید حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق بدکاری کی اشاعت نہیں ہونی چاہیئے۔ یورپ اور امریکہ میں اس لئے بدکاری بڑھ گئی ہے کہ وہاں فحش کی اشاعت بند نہیں کی گئی۔ اشاعت سے لوگوں کے دلوں میں اس بات کا احساس بھی نہیں رہتا کہ بدی کوئی بڑی

بات ہے۔ اسلام کی حکیمانہ تعلیم یہ ہے کہ بدکاری کے لئے سزا دینی ہو تو چار گواہ لاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا کہ "اسلام نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ کسی کی تحقیر نہ کرو۔ کسی کے متعلق بدظنی نہ کرو کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جن سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔"

اسلام اور دیگر مذاہب کے فرق کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ عیسائی جس ملک میں گئے وہاں ظلم و تشدد روا رکھا۔ حالانکہ اسلام عدل و انصاف پر زور دیتا ہے۔ کسی پر بدظنی کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے بتوں کو بھی برا بھلا کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اسلامی تعلیم کو اپنانے کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی احمدی بستے ہیں انہیں چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ کو اپنائیں اور اپنے ماحول میں امن اور سکون کی فضاء پیدا کریں، ان کے قرب میں ہر شخص آرام کی نیند سوئے اور اسے ظلم اور ناانصافی کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

سچی معرفت اور سچا علم

"انسان کا فرض ہے کہ اس میں نیکی کی طلب صادق ہو اور وہ اپنے مقصد زندگی کو سمجھے۔ قرآن شریف میں انسان کی زندگی کا یہ مقصد بتایا گیا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنی جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ جب اُن کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے تو پھر چاہیئے کہ خدا کو شناخت کریں جب کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اور عبادت کے واسطے اوّل معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ جب سچی معرفت ہو جائے تب وہ اس کی خلافِ مرضی کو ترک کرتا ہے اور سچا مسلمان ہو جاتا ہے۔ جب تک سچا علم پیدا نہ ہو کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید کی
توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے

سنگاپور، ملیشیا اور سباکا تربیتی دورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگاپور میں تبلیغی کورس کا انعقاد

• جماعت احمدیہ ملیشیا کا جلسہ سالانہ • درس قرآن مجید • بارہ ۱۲ افراد کا قبول احمدیت

(مرسلہ: وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

مکرم محی الدین شاہ صاحب انڈونیشیا سے تحریر فرماتے ہیں۔ "۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ایک ماہ کے لئے دورہ پر سنگاپور پہنچے۔ وہاں جماعت احمدیہ سنگاپور کی خواہش کے مطابق تبلیغی کورس شروع کیا گیا۔ اس کورس میں ۳۰-۳۵ احباب شامل ہوتے رہے۔ اور تمام احباب نہایت شوق، پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ پڑھتے رہے۔ اس کورس میں دو افراد غیر از جماعت شروع سے لے کر اختتام تک شامل ہوتے رہے۔ کورس کے بعد احباب نے دینی اور جماعتی امور کے بارے میں سوالات کئے جن کے احسن طریق پر جوابات دیئے گئے۔

تبلیغی کورس کے علاوہ دس دن متواتر قرآن مجید کا درس دیا اور بعض احباب کے گھروں میں جاکر بھی درس دیا گیا۔ احباب بکثرت شامل ہوتے رہے۔ ایک ماہ کے عرصہ میں پانچ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

سنگاپور کے دورہ کے بعد خاکسار اور فقیر وہاب صاحب ۱۹ نومبر ۱۹۷۹ء کو کوالالمپور کی طرف روانہ ہوئے۔ سنگاپور سے کوالالمپور آٹھ گھنٹے کا سفر ہے۔ شام کو گاڑی وہاں پہنچی۔ یہاں پر ایک ماہ قیام کیا۔ ہماری مسجد اور مشن ہاؤس کوالالمپور شہر سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور مسجد کے پاس صرف تین گھرانے ہیں۔ باقی افراد شہر میں رہتے ہیں۔ پھر بھی جو احباب شہر میں رہتے ہیں بڑے شوق سے مسجد میں آتے رہے۔ خاکسار نے وہاں پندرہ دن تک آٹھ بجے رات سے لے کر دس بجے رات تک درس دیا۔

مکرم زین العابدین صاحب صدر جماعت اور انکی اہلیہ صاحبہ حج سے واپس آئے تو انہوں نے اپنے مکان پر شکرانہ کی تقریب منعقد کی۔ اس تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ دس افراد غیر از جماعت بھی بلائے گئے۔

۱۹ نومبر کو خاکسار بذریعہ ہوائی جہاز ملیشیا سے روانہ ہوا اور رات ایک بجکر تیس منٹ پر سباکے دارالحکومت کِنا بالو کی بندرگاہ پر اترا۔ یہاں پچیس دن قیام کیا۔ یہاں پر ہر سال جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ امسال بھی ۲۵ دسمبر سے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء چار دن جلسہ جاری رہا۔ یہ جلسہ مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ یہ مشن ہاؤس اور اسکی زمین مکرم جناب ڈاکٹر بدرالدین صاحب مرحوم نے جماعت کے لئے وقف کئے تھے۔ سو سے زائد احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں کیلئے طعام کا بھی انتظام کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے بعد مختلف جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔

(باقی صـ۱۷ پر)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجی زرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

فون ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیئے

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

پوسٹ شریف لائیں

فون نمبر ۱ ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۳۰

رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ

رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرّبات

سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ؛ ربوہ فون ۶۳۸

نگران: حکیم عبد الحمید (دوجہ اوّل)

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں زنانہ و مردانہ دھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون داجی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کا
کاغذ بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دُعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اَب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اَب
اتنا ہی پتہ کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸
نگران:۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کراچی میں جائیداد
کی
خرید و فروخت کیلئے
سلطان احمد طاہر۔ سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
25-C کمرشل ایریا۔ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون: ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

پاک ٹیمبرز

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دکان ——— ۶۲۶۱۸

فون رہائش ——— ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کی

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں

سپرنگز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں برادرز آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون: ۳۱۱۴۶۳

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت عملی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم، لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah